Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ جدید کے ۵۷ ویں سال کا اعلان

قربانیاں قوموں کو غیر معمولی طور پر قوّت بخشتی اور آگے بڑھاتی ہیں

آج ساری دنیا میں جو احمدی قربانیوں میں آگے بڑھتے جا رہے ہیں ان میں ابتدائی قربانیاں کرنیوالوں کی قربانی کو بھی دخل ہے

دُعا سب سے عظیم تدبیر ہے۔ یہ تقدیر کو اپنے دام میں لے لیتی ہے پھر دنیا کی کوئی طاقت آگے بڑھنے والے کی راہ نہیں روک سکتی

روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ نمبر ۲۸
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ منگل ۲۲- جمادی الاوّل ۱۴۱۱ھ، ۱۱- فتح ۱۳۶۹ ہش، ۱۱- دسمبر ۱۹۹۰ء نمبر ۲۳۰

مشرقی یورپ اور رُوس میں وقفِ عارضی کی درخواستیں دینے والے پہلے قدم کے طور پر وہاں کی زبانیں سیکھنے کا کام شروع کر دیں

خُطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۲۔ نبوت ۱۳۶۹ ہش (۲۔ نومبر ۱۹۹۰ء) بمقام بیت الفضل۔ لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

۵۶ برس قبل تحریک جدید کا اعلان

"آج سے قریباً ۵۶ برس پہلے کی بات ہے کہ اکتوبر کے مہینے کے آخر پر حضرت (فضل عمر) نے پہلی بار تحریکِ جدید کا اعلان فرمایا۔ ۱۹۔ اکتوبر کے خطبے میں آپ نے یہ ذکر فرمایا کہ یہاں ایک بہت بڑی احرار کانفرنس ہونے والی ہے۔ یہ احرار کانفرنس اس غرض سے قادیان میں منعقد کی جا رہی تھی کہ ایسے منصوبے بنائے جائیں کہ قادیان سے ہی نہیں، تمام دنیا سے یا تمام دنیا سے ہی نہیں قادیان سے بھی جماعت احمدیہ کو یکسر مٹا دیا جائے اور حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا دنیا بھر میں کوئی بھی نام لیوا نہ رہے اور اسی قسم کے بلند بانگ دعاوی اس کانفرنس میں کئے گئے اور یہ اعلان کئے گئے کہ ہم اس بستی قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور احمدیت کا نام و نشان دنیا سے اس طرح محو ہو جائے گا کہ اگلی نسل تک کسی کو یاد بھی نہیں رہے گا کہ احمدیت نام کی کوئی چیز تھی بھی کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کانفرنس دو دن تک شروع ہونے والی ہے یعنی ۲۱ تاریخ کو اور میں اُس کانفرنس کے بعد ایک تحریک کا اعلان کروں گا جو اپنے نتائج کے لحاظ سے اور اپنے اثرات کے لحاظ سے بہت ہی عظیم الشان اور بہت دُور رس نتائج کی حامل تحریک ہوگی مگر ذہنی طور پر میں جماعت کو تیار کرنا چاہتا ہوں کہ وہ تحریک قربانیوں کے بہت سے مطالبات کی تحریک ہے۔ جس حد تک قربانیوں کے مطالبات میں تم لوگ لبیک کہو گے اسی حد تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے شمار افضال نازل ہوں گے۔ پس اکتوبر کے آخر پر یا ۲۶۔ اکتوبر کے خطبہ جمعہ میں یا اس کے بعد ۲۔ نومبر کے خطبہ جمعہ میں آپ نے باقاعدہ تحریکِ جدید کا اعلان فرمایا۔ آج یہ حُسنِ اتفاق ہے کہ ہمارے امسال کے جمعے بھی انہیں تاریخوں میں واقع ہو رہے ہیں جن تاریخوں میں ۱۹۳۴ء کے جمعے واقع ہوئے تھے۔ پس اگر وہ اعلان ۲۔ نومبر کو تھا تو آج ۲۔ نومبر ہے اور ۲۔ نومبر ہی کو میں اس پہلی تحریک کی یاد جماعت کو دلانی چاہتا ہوں۔ وہ بہت ہی ابتداء کے، غربت کے دن تھے جبکہ جماعت احمدیہ کو سوائے چند دوسرے ملکوں کے دنیا میں کہیں بھی کوئی نفوذ نہیں تھا۔ اس وقت تمام دنیا میں جو چھوٹی چھوٹی بیرونی جماعتیں ابھی قائم ہوئی تھیں ان میں ایک انگلستان تھا جہاں مشن قائم ہو چکا تھا۔ یہ (بیت الذکر) جس میں مَیں آج یہ خطبہ دے رہا ہوں اس کی تعمیر ہو چکی تھی۔ اور اس کے علاوہ مشرقی افریقہ میں کینیا، دارالسلام، ٹانگانیکا وغیرہ میں پاکستان سے یا ہندوستان سے گئے ہوئے (رفقاء) نے جماعتیں قائم کی تھیں اور دیگر مخلصین تھے، کچھ مقامی افراد بھی ہوئے لیکن بہت کم، معدودے چند۔ اسی طرح سری لنکا میں بھی خدا کے فضل سے جماعت قائم ہو چکی تھی۔ انڈونیشیا میں بھی جماعت قائم ہو چکی تھی۔ اور عرب ممالک میں سے عدن میں اور ایک دو اور مقامات پر جماعت قائم تھی۔ تو کُل تعداد جہاں تک میں نے نظر دوڑائی ہے اس وقت بارہ تھی اور تحریک جدید کے مطالبات کو جماعت نے اس اخلاص کے ساتھ، اس قدر غیر معمولی جوش و خروش کے ساتھ قبول کیا اور وفا سے ان پر ایک لمبے عرصے تک قائم رہے کہ یہ آج انہیں اوّلین مجاہدین کی قربانیوں کا پھل ہے جو ہم کھا رہے ہیں اور یہ وہی تحریک ہے جو اب بڑھ کر ایک عظیم تناور درخت بن چکی ہے اور دنیا کے ۱۲۴ ممالک تک اس کی شاخیں پھیل چکی ہیں اور تنے بھی لگ چکے ہیں یعنی جڑیں بھی قائم ہو چکی ہیں۔ صرف یہی نہیں کہ باہر کے ملکوں سے ایک تناور درخت کے سائے ہیں جو پھیل رہے ہیں بلکہ جہاں جہاں بھی یہ درخت یا اس کی شاخیں پہنچتی ہیں وہاں نئی جڑیں قائم ہوتی ہیں اور برگد کے درخت کا سا حال ہے۔ جو اگر اسی طرح مسلسل چلتا رہے تو کہتے ہیں کہ کبھی مر ہی نہیں سکتا۔

مسلسل صہ ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ ص۱ سے آگے

کیونکہ وہ جوں جوں بڑا ہوتا چلا جاتا ہے اس کی شاخیں پھیلتی ہیں، ان شاخوں میں سے پھر ایسی باریک رگیں سی اترتی ہیں جو (ٹیوبوں) TUBES کی طرح زمین کی طرف بڑھتی ہیں اور زمین تک پہنچ کر پھر وہ جڑیں خود پیدا کرتی ہیں اور جب جڑیں قائم ہو جاتی ہیں تو وہی باریک سی رگ جو پہلے ایک کونپل کی طرح معمولی سی پھوٹتی ہے وہ ایک بہت مضبوط تنا بن جاتی ہے اور پھر اس سے برگد کا درخت اور مزید پھیلنے لگتا ہے۔

پس اس گذشتہ چھپن سال کے عرصے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ چند جماعتیں جو معدودے چند ہی نہیں تھیں بلکہ اپنی قوت اور کمیت اور کیفیت کے لحاظ سے بھی بہت کمزور تھیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۲۴ ممالک میں پھیل گئیں اور ہر جگہ جڑیں قائم کیں اور سب جڑیں زمین میں خوب گہری پیوستہ ہو گئیں اور ان کے تنے اب بلند ہو رہے ہیں اور بعید نہیں کہ وہ بھی آئندہ چند سالوں میں آسمان سے باتیں کرنے لگیں۔

احباب جماعت کا ابتدائی تحریک پر والہانہ لبیک

جہاں تک مشنز کا تعلق ہے۔ اس وقت دنیا بھر میں ...... مشن جن میں باقاعدہ احمدی (مربیان) کام کر رہے تھے ...... چھ تھے اور آج ان کی تعداد ۱۰۳ تک پہنچ چکی ہے۔ جہاں تک چندوں کا تعلق ہے حضرت (فضل عمر) نے پہلی تحریک ساڑھے ستائیس ہزار کی کی اور اس زمانے کے لحاظ سے جماعت اتنی غریب تھی کہ ساڑھے ستائیس ہزار ہندوستانی روپیہ ایک بہت بڑی تحریک معلوم ہوئی اور بہت سے سننے والے خوفزدہ تھے کہ کس طرح یہ تحریک پوری ہوگی۔ کس طرح جماعت اس پر لبیک کہہ سکے گی لیکن اس قدر عشق اور والہانہ جذبے کے ساتھ جماعت نے اس تحریک پر لبیک کہی کہ جنوری کے خطبے میں حضرت (فضل عمر) نے فرمایا کہ میں نے ۲۷½ ہزار کی تحریک کی تھی اور اللہ پر توکل کرتے ہوئے امید تھی کہ اتنا روپیہ پورا ہو جائے گا لیکن اب تک ۳۳ ہزار روپے نقد وصول ہو چکے ہیں اور ایک لاکھ ۲۶ ہزار سے زائد کے وعدے آچکے ہیں۔ اس زمانے میں یہ اتنی بڑی تحریک سمجھی گئی کہ ہندوستان کے متفرق اخباروں نے ہندو اخباروں نے بھی اور مسلمان اخباروں نے بھی اور عیسائی اخباروں نے بھی اس بات کا نوٹس لیا اور بڑے بڑے مقالے لکھے گئے۔ اداریئے لکھے گئے۔ بڑی بڑی سرخیاں لگائی گئیں کہ دیکھو (امام جماعت) قادیان کتنا زیرک ہے اور کتنا اپنی جماعت کو آگے لے جا چکا ہے اور جماعت کا بھی حال یہ ہے کہ ۲۷½ ہزار کی تحریک کی اور ۳۳ ہزار نقد پیش کر دیا اور ابھی وہ تحریک جاری ہے اور پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ ہندو اخباروں نے ہندوستان کے ہندوؤں کو متنبہ کیا اور کہا اس کو معمولی بات نہ سمجھو۔ آج چاہیئے کہ ہم (امام جماعت) قادیان کی پیروی کرتے ہوئے اپنے اپنے لوگوں اور اپنے اپنے علاقوں میں اسی قسم کے جذبے پیدا کریں۔ اسی قسم کی تحریکیں کریں۔ اس طرح مذاہب زندہ ہوا کرتے ہیں۔ اس طرح قربانیاں ہیں جو نئے نئے رنگ لاتی ہیں اور قوموں کو غیر معمولی طور پر قوت بخشتی اور آگے بڑھاتی ہیں۔ بہر حال مختلف الفاظ میں (....) معاند اخبارات نے بھی اور تائید کرنے والے شریف اخباروں نے بھی۔ اسی طرح ہندو، عیسائی دیگر اخبارات نے اس تحریک کا بہت سخت نوٹس لیا۔ تعریفی رنگ میں بھی بہت بڑا نوٹس لیا اور مخالفت کے رنگ میں بھی بہت بڑا نوٹس لیا اور زیرک لوگ سمجھ گئے کہ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اس کے بہت بڑے بڑے عظیم الشان نتائج ظاہر ہونے والے ہیں۔

تحریکِ جدید کے اوّلین واقفین

جہاں تک واقفین کا تعلق ہے حضرت (فضلِ عمر) کی تحریک کے نتیجے میں نوجوانوں کا جو پہلا ایک دستہ دنیا میں پھیلایا گیا ان کے نام میں آپ کو پڑھ کے سناتا ہوں کیونکہ آج ہم میں سے بہت کم ایسے ہیں جو تاریخِ احمدیت پڑھنے کا شوق یا وقت رکھتے ہیں یا انہیں تاریخ احمدیت جو مولوی دوست محمد صاحب نے بڑی محنت سے لکھنی شروع کی ہوئی ہے اس کی جلدیں ہی مہیا ہیں یا دستیاب ہیں تو اس پہلو سے کبھی کبھی پرانی تاریخ کو دہرا دینا چاہیئے تاکہ نئی نسل کے لوگوں کو بھی معلوم ہو کہ آج سے کچھ سال پہلے جماعت کا کیا حال تھا۔ کون کون سے مخلصین تھے جو قربانیوں میں آگے آئے اور پھر ان کے نتائج کیا نکلے۔ بہر حال اوّل مجاہدین کا جو دستہ تھا ان میں سے ۹ نام میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایک مولوی غلام حسین صاحب ایاز ... صوفی عبد الغفور صاحب ...... صوفی عبد القدیر صاحب نیاز ... مولوی عبد الغفور صاحب ...... محمد ابراہیم ناصر صاحب .... ملک محمد شریف صاحب گجرات کے .. اور مولوی محمد دین صاحب ... ان کے علاوہ تین خوش نصیب ایسے بھی تھے جو آج بھی زندہ ہیں۔ ان میں سے ایک .... احمد خاں صاحب ایاز جو ہنگری کے (مربی) بنائے گئے تھے۔ پھر پولینڈ بھی گئے تھے اور ایک مولوی رمضان علی صاحب جو آپ کی یعنی انگلستان کی جماعت کے ایک ممبر ہیں اور خدا کے فضل سے زندہ بھی ہیں اور صحت بھی اچھی ہے اور ایک چوہدری محمد اسحاق صاحب سیالکوٹی ہیں۔ تو یہ وہ خوش نصیب تھے جنہوں نے نہ صرف آواز پر لبیک کہا بلکہ ان کی پیشکش قبول فرمائی گئی اور ان کو تاریخی لحاظ سے یہ سعادت بخشی گئی کہ تحریکِ جدید کے بعد واقفین کا جو دستہ دنیا میں پھیلایا گیا ان میں یہ شامل ہوئے۔

اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کا ذکرِ خیر

دو (اللہ کی راہ میں جان دینے والوں) کا بھی اور ایک اور (مربی) کا بھی ذکر کرنا ضروری ہے جو باقاعدہ وقف کر کے نظام کے تحت تو (دعوت الی اللہ) کے لئے نہیں نکلے لیکن حضرت (فضل عمر) کی آواز سنتے ہی لبیک کہا اور مختلف علاقوں میں (دعوت الی اللہ) کے لئے چلے گئے۔ ان میں سے تین دوستوں کا ذکر خاص طور پر حضرت (فضل عمر) نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا کیونکہ ان کی قربانی سے حضرت (فضلِ عمر) بہت متأثر تھے۔ ایک ولی داد خاں صاحب تھے یہ افغانستان کے باشندے تھے۔ جب ۱۹۳۴ء میں تحریک ہوئی تو اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے طور پر ہی واپس اپنے ملک (دعوت الی اللہ) کے لئے چلے گئے اور جانے سے پہلے حضرت (فضلِ عمر) سے ہدایات لے لیں کہ کس رنگ میں (دعوت الی اللہ) ہونی چاہیئے۔ چنانچہ اس کے مطابق ایک عرصے تک دوستوں کو قادیان بھجواتے رہے اور ہندوستان میں جب بھی وہاں سے کوئی مسافر آتا تھا تو اس کو یہ تحریک کرتے تھے کہ احمدیوں سے رابطہ کرو۔ اس کے نتیجے میں (دعوت الی اللہ) پھل لانے لگی لیکن اس کے ساتھ ہی حسد بھی بڑھنے لگا۔ آخر اپنے ہی قریبی رشتے داروں نے ان کو ایک موقعہ پر جب یہ ہندوستان سے واپس جا رہے تھے تو گولیاں مار کر (قتل) کر دیا۔ دوسرے دوست عدالت خان تھے۔ یہ خوشاب کی طرف کے غالباً شاہ پور خوشاب کے علاقے کے تھے۔ انہوں نے وقف کے ساتھ ہی چین کے سفر کی نیت باندھی اور اس غرض سے یہ بھی پہلے افغانستان گئے لیکن پاسپورٹ نہیں تھا اس لئے وہاں قید کر دیئے گئے اور قید کی حالت میں بھی (دعوت الی اللہ) کرتے رہے جس کا بہت اثر ہونا شروع ہوا چنانچہ حکومت افغانستان نے ان کو پھر ملک بدر کر کے واپس ہندوستان بھجوا دیا۔ واپس آکر (فضلِ عمر) کی خدمت میں رپورٹ پیش کی اور کہا کہ اب میں چین کے ارادے سے جاتا ہوں۔ چنانچہ دوسری مرتبہ پھر چین کے ارادے سے نکلے تو اپنے ساتھ ایک دوست محمد رفیق صاحب کو بھی لے گئے۔ یہ ایک اور نوجوان تھے۔ کشمیر میں ان کو نمونیہ ہو گیا .... انہوں نے جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی اور حضرت (فضلِ عمر) نے ان کو بھی احمدیت (کی خاطر جان دینے والوں) میں شمار کیا ہے کیونکہ (دعوت الی اللہ) کے) سفر کے لئے نکلے تھے اور جس شان سے جان دی ہے۔ جس اخلاص کے ساتھ جان دی ہے اس سے یقیناً ان کا مقام (خدا کی راہ میں جان دینے والوں) سے کم شمار نہیں ہو سکتا۔ محمد رفیق صاحب جو ان کے ساتھی تھے ان کے متعلق حضرت (فضلِ عمر) فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان کے اس جذبے کو بھی قبول کرنا تھا۔ کر لیا اور شاید اسی لئے ان کو یہ تحریک ہوئی کہ یہ اپنے ساتھ ایک محمد رفیق کو لے جائیں۔ چنانچہ محمد رفیق صاحب کو موقعہ ملا اور وہ کاشغر پہنچ گئے اور کاشغر میں جا کر انہوں نے (دعوت الی اللہ) کی اور اسی (دعوت الی اللہ) کے نتیجے میں .... جنود اللہ صاحب احمدی ہوئے اور پھر ان کے خاندان کے دوسرے دوست بھی، ان کے بڑے بھائی بھی اور کچھ باقی افرادِ خانہ بھی احمدی ہوئے۔ والدہ بھی احمدی ہوئیں اور وہ لوگ پھر .... قادیان آگئے ..... جنود اللہ صاحب کی ہمشیرہ ہمارے خاندان میں بیاہی گئیں۔ بھابھی فرخ ہم ان کو کہا کرتے تھے۔ سید بشیر شاہ صاحب جو میرے خالہ زاد بھائی تھے اور دواخانہ خدمت خلق کے ایک لمبا عرصہ تک انچارج کارکن رہے ہیں ان کے ساتھ ان کا رشتہ طے ہوا۔ ان کی اولاد یعنی بھابھی فرخ کی اولاد تو اب قریباً ساری ہی کینیڈا میں ہے سوائے ایک بچی کے جو یمن میں بیاہی گئی ہے اور ایک بچی جو ابھی پاکستان میں ہے لیکن حاجی جنود اللہ صاحب کی اولاد میں سے دو بچے یہاں آپ کی انگلستان کی جماعت کے ممبر رہے ہیں۔ ایک تو کینیڈا جا چکے ہیں اور ایک ابھی یہیں ہیں اور عنقریب ان کی شادی بھی ہونے والی ہے۔ باقی بچے ان کے کینیڈا میں ہی ہیں۔ اور ایک بچہ جاپان میں ہے۔ تو اس طرح یہ خاندان بھی خدا کے فضل سے دنیا کی مختلف جگہوں میں پھیل گیا اور مختلف جگہ یہ جو ان کے بوٹے لگے ہیں اس کا خدا تعالیٰ کے فضل سے سہرا عدالت خاں صاحب کے سر پر ہے جن کی دعاؤں اور اخلاص کے نتیجے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں محمد رفیق صاحب کو کاشغر جانے کی توفیق ملی اور پھر ان کے ذریعے یہ خاندان احمدی ہوا۔ اس خاندان کے اس نوجوان سے جو انگلستان میں ہیں، میں نے بات کی تھی کہ آپ لوگوں کو اب چاہیئے کہ کاشغر سے رابطے کریں۔ اب تو رابطوں کی آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ روکیں دور ہو رہی ہیں چنانچہ وہ پوری کوشش کر رہے ہیں اور جہاں تک ممکن ہے وہ تحقیق کر کے اپنے پرانے علاقے کا پتہ کر رہے ہیں تاکہ وہاں خود جا سکیں۔ یا ہم کسی واقف عارضی کو وہاں بھیج دیں تو وہاں جا کر پرانے روابط کو زندہ کیا جائے۔ بہرحال وہ تحریک جو ۱۹۳۴ء میں ایک بہت چھوٹی سی تحریک کے طور پر شروع ہوئی تھی۔ اب جیسا کہ آپ دیکھ چکے ہیں ساری دنیا میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کی برکتیں پھیل رہی ہیں اور جو پھل اس نے پیدا کئے وہ آگے اپنے بیج دنیا میں پھیلا رہے ہیں.......

مالی قربانی میں الٰہی برکت

چندے کا یہ حال ہے کہ اس زمانے میں تمام دنیا کے چندے کے وعدے ایک لاکھ ۲۶ ہزار تھے اور آج جو امریکہ سے اطلاع ملی ہے۔ امریکہ کی تمام وصولی، صرف ایک ملک کی اس زمانے کے وعدوں سے، اگنا زیادہ ہے اور امریکہ (غالباً میں دیکھتا ہوں ادائیگیوں میں کس نمبر پر آتا ہے) ہاں! امریکہ کا نمبر ادائیگی کے لحاظ سے چوتھا ہے تو چوتھے نمبر کی ادائیگی کا جو ملک ہے وہ اس زمانے کے تمام دنیا کے ممالک کے چندوں کے مقابل پر آج ۱۷ گنا زیادہ چندہ دے رہا ہے۔ اس سے آپ اندازہ کریں کہ ان چندوں میں کتنی برکت پڑی۔ لیکن چندوں میں برکت کی جب ہم بات کرتے ہیں تو دراصل یہ چندے اخلاص کا پیمانہ ہیں۔ اموال کے کم اور زیادہ ہونے کی بحث نہیں ہے۔ اگر اموال کی بات کریں تو ہماری ساری دنیا کا تحریک جدید کا جو چندہ ہے وہ آج کل کے بڑے بڑے امیروں کی دولت کے مقابل پر ایک قطرے کی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ اتنے بڑے بڑے واحد امراء دنیا میں موجود ہیں جن کی دولت جماعت احمدیہ کی مجموعی دولت کے لگ بھگ ہوگی۔ اس لئے جب میں چندوں میں برکت کی بات کرتا ہوں تو ہرگز یہ مراد نہیں کہ ہمارے پاس غیر معمولی طور پر دولت اکٹھی ہو گئی ہے۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اخلاص میں بہت برکت دی۔ جماعت قلیل تعداد ہونے کے باوجود، غریب ہونے کے باوجود، مالی قربانیوں میں آگے بڑھتی گئی ہے اور تھک کر پیچھے نہیں ہٹی اور ۵۶ سال کا عرصہ ہو گیا ہے اس تحریک کو بجائے اسکے کہ اس عرصے میں جب دو تین نسلیں آچکی ہیں لوگ تھک جاتے اور سمجھتے کہ بہت ہو گئی، کافی دیر ہو گئی اب آہستہ آہستہ اس تحریک کو ختم ہونا چاہیئے کہ ہم اتنا لمبا عرصہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتے، برعکس صورت ہے اور سینکڑوں ایسے افراد ہیں جنہوں نے کھوج لگا کر اپنے آباؤاجداد کے بند کھاتے دوبارہ جاری کئے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ خود قربانی میں آگے بڑھ رہے ہیں بلکہ (وفات یافتہ) والدین یا دیگر بزرگوں کا جب اُن کو پتہ چلتا ہے کہ وہ یہ چندہ دیا کرتے تھے اور اب ان کا کھاتہ بند ہے کیونکہ وہ فوت ہو چکے ہیں تو پھر وہ اُن کی طرف سے وہ چندے جاری کرتے ہیں۔ بعض لوگوں نے مجھے یہ بھی لکھا کہ میرا کوئی بزرگ ایسا نہیں جس کا چندہ ہو، مجھے معلوم ہو، لیکن میری بھی خواہش ہے۔ اس لئے میری طرف سے کسی اور (وفات یافتہ) بزرگ کا کھاتہ جاری کر دیں اور اس کی طرف سے میں ادائیگی کرتا رہوں گا۔

اسی طرح اخلاص کے اور بہت سے ایسے نمونے سامنے آتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ جماعت احمدیہ نہ صرف زندہ ہے بلکہ زندہ تر ہے اور پہلی نسلوں کی نیکیوں کا جھنڈا موجودہ نسلوں نے نہ صرف اٹھایا ہے۔ بلکہ بلند تر کرتی چلی جا رہی ہیں لیکن یہ یاد رکھنا ضروری ہے اور میرے لئے اور آئندہ (آئمہ) کے لئے آپ کو یہ یاد دلاتے رہنا ضروری ہے کہ جو جھنڈے بلند ہوا کرتے ہیں۔ یہ دراصل پہلی نسلوں کی قربانی کے نتیجے میں ایسا ہوا کرتا ہے اور ان کی دعاؤں کے نتیجے میں ایسا ہوا کرتا ہے۔ پہلی نسلوں کی دعائیں، ان کی قربانیاں، ان کی وہ حسرتیں کہ ہم دینا چاہتے تھے مگر دے نہیں سکے تو ایسی عظیم اور قوی دعائیں بن جایا کرتی ہیں کہ نسلاً بعد نسل وہ دعائیں پہنچتی رہتی ہیں اور پھل لاتی رہتی ہیں۔

ماضی کے بزرگوں کی قربانیوں کی برکات

ابھی ایک خاتون نے امریکہ سے مجھے خط لکھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ میری والدہ نے دودھ میں نہلایا ہے اور پھر یہ خیال کر کے کہ میں اپنے متعلق نہ سمجھ لوں۔ کہا کہ مجھے دودھ میں نہلایا ہے۔ اس کی میں نے تعبیر کی اور تعبیر یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے یاد کروا رہا ہے کہ تمہیں اگر کوئی توفیق مل رہی ہے تو اس میں (وفات یافتہ) بزرگوں کی دعاؤں کا دخل ہے اور انہیں دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ صرف اگلی نسل کو نہیں بلکہ بعض دفعہ پشت در پشت، سات سات پشتوں تک اُن دعاؤں کے فیض پہنچاتا رہتا ہے۔ یہ میں آپ کو اس لئے یاد کراتا ہوں کہ اُن بزرگوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جب ہم بہت ہی عظیم قربانیاں کر رہے ہوں تو ہمارے اندر یہ تکبر نہیں پیدا ہونا چاہئے کہ ہم بہت بڑے ہو گئے ہیں بلکہ اُن قربانیوں کے نتیجے میں یہ پھل لگ رہے ہیں جو اس وقت بہت چھوٹی دکھائی دیتی تھیں لیکن اپنی اندرونی قوت کے لحاظ سے وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی بڑی اور عظیم قربانیاں تھیں۔ حضرت (فضل عمر) نے بارہا خطبات میں اُن ابتدائی قربانی کرنے والوں کے ذکر کئے ہیں۔ جن کے پاس کچھ نہیں ہوتا تھا تو وہ اپنی کوئی چیز اٹھا لایا کرتے تھے۔ کوئی کپڑا اٹھا لائے۔ کوئی عورت بیچاری بکری لے آئی۔ کسی کے پاس اور کچھ نہیں تھا تو گھر کا ایک برتن اٹھا لائی کہ میرے پاس یہی کچھ ہے اور کچھ نہیں ہے، اسی کو قبول فرمائیں۔ اُسی زمانے میں حضرت (فضل عمر) نے پتہ نہیں قبول فرمایا یا کس رنگ میں دلداری کی مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آسمان کے خدا نے اُن قربانیوں کو ضرور قبول فرمایا ہے اور آج جو ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کے مرد اور عورتیں اور بچے دینی قربانیوں میں آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں تو میرا تو یہ کامل یقین ہے کہ اس میں ان ابتدائی قربانی کرنے والوں کی قربانیوں کا بھی دخل ہے اور اُن قربانی نہ کر سکنے والوں کی حسرتوں کا بھی دخل ہے۔ حسرتوں کو بھی خدا قبول فرماتا ہے.......

پس ہماری آج کی ترقیات میں جو ہم ۵۶ سال کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں دیکھ رہے ہیں اور جماعت احمدیہ ایک عظیم الشان درخت ہی نہیں بلکہ بے شمار عظیم الشان درختوں میں تبدیل ہوتی چلی جا رہی ہے تو یاد رکھیں کہ ان میں اوّل نسل کے اوّلین احمدیوں کا، حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے زمانے سے لے کر آج تک ان سب احمدیوں کی قربانیوں کا دخل ہے جو قربانیاں پیش کر سکے یا قربانیاں پیش کرنے کی حسرتیں لے کر اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ پس اُن سب کے لئے ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں اور ان کی دعاؤں کے طفیل کی برکت کو محسوس کرتے ہوئے اگر ہم ان کے لئے دعائیں کریں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگلی نسلیں آپ کو دعاؤں میں یاد رکھیں گی۔ یہ فیض جاری رہے گا۔ جو بیج آج آپ بوئیں گے وہ کل کے درخت بننے والے ہیں اور جو آج درخت ہیں یہ عظیم الشان جنگلوں اور چمنوں میں تبدیل ہونے والے ہیں۔ اس لئے اپنے پہلوں کو اگر آپ یاد رکھیں اور اُن کے لئے دعائیں کیا کریں تو اللہ تعالیٰ آئندہ نسلاً بعد نسل آپ کے ذکر کو زندہ رکھے گا اور آپ کے لئے دعائیں کرنے والے پیدا ہوتے رہیں گے۔

پس وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جن کے پہلے بھی دعائیں ہوں، جن کے بعد میں بھی دعائیں ہوں اور وہ خود بھی دعاؤں کے سائے تلے پرورش پا رہے ہوں پس حقیقت میں دعا ہی ہے جس کے ذریعے ہم نے تمام دنیا میں (دین حق) کو از سر نو غالب کرنا ہے اور ان دعاؤں کے نتیجے میں اور ان کے سائے تلے ہم نے قربانیوں میں آگے بڑھنا ہے۔

پاکستان میں کراچی اوّل رہا

مختصراً میں ---------- آپ کو بتاتا ہوں کہ حسب سابق خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان آج بھی صف اوّل میں ہے اور پاکستان کی تمام جماعتوں میں اگرچہ تفصیلی اعداد و شمار ابھی مجھے نہیں پہنچے لیکن اب تک کے جو اعداد و شمار ہیں ان کی رو سے کراچی کی جماعت اپنی تحریک جدید کی ادائیگیوں میں اوّل ہے....... اُن کا (جو) وعدہ تھا اور حالات کے بے حد خراب ہونے کے باوجود، افراتفری، ظلم، لوٹ مار، بے چینی، بد اطمینانی، تجارتوں کی ناکامیاں، ہر قسم کے خطرات کے باوجود بجائے اس کے کہ....... کم ادائیگی کرتے، کراچی کی جماعت نے (وعدہ سے کہیں بڑھ کر) ادائیگی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ ان کے لئے مبارک فرمائے اور ان کا قدم ہمیشہ ترقی کی طرف رواں رہے۔

پاکستان کے بعد جرمنی دوسرے نمبر پر رہا

دنیا بھر میں پاکستان بہرحال اوّل ہے اور جرمنی نے جو یہ اعزاز حاصل کیا تھا کہ وہ دوسرے نمبر پہ آ جائے وہ نہ صرف اس اعزاز کو خدا کے فضل سے قائم رکھے ہوئے ہے بلکہ آگے بڑھ رہا ہے اور دوسری جماعتوں کو جو پہلے اس کے شانہ بشانہ تھیں اور پیچھے چھوڑتا چلا جا رہا ہے اور فاصلے بڑھا رہا ہے۔ تیسرے نمبر پہ یونائیٹڈ کنگڈم یعنی انگلستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی جماعت جہاں میں آج کھڑا ہوا یہ خطبہ دے رہا ہوں۔ اس جماعت میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے قربانی کا بڑا جذبہ ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وصولی کے انتظام میں کوئی کمزوری ہے کیونکہ آج تک کی جیسی رپورٹ بعض دُور دُور کے ممالک سے مل گئی ہے۔ یہاں سے نہیں مل سکی .... (وعدہ اور وصولی) دونوں پہلوؤں سے جرمنی کی جماعت نہ صرف انگلستان کی جماعت کو پیچھے چھوڑ گئی ہے بلکہ فاصلہ زیادہ بڑھا چکی ہے اور اب تو تقریباً ایک اور دو کی بات ہو گئی ہے۔ بہرحال خدا کرے کہ آپ کی جماعت کو بھی تعداد میں ویسی برکت ملے اور اخلاص اور قربانیوں میں بھی اور مالی استطاعت میں بھی ویسی برکت ملے کہ آپ مقابلے کی اس دوڑ میں آگے بڑھ سکیں۔ اگر برابر نہیں ہو سکتے، آگے نہیں بڑھ سکتے تو کم سے کم فاصلہ کم کرنے کی کوشش کریں۔

چوتھے نمبر پر امریکہ ہے اور امریکہ نے جتنا وعدہ لکھوایا تھا ...... وہ پورا کر دیا ہے اور پھر کینیڈا ...... آج ہی اطلاع ملی ہے کہ اُن کا وہ وعدہ بھی پورا ہو چکا ہے۔ پھر انڈونیشیا آتا ہے۔ اس کے بعد ہندوستان ہے۔ پھر جاپان ہے۔ انڈونیشیا بھی خدا کے فضل سے مالی قربانی میں مسلسل مضبوط قدموں سے آگے بڑھ رہا ہے اور ہر سال انڈونیشیا کی جماعت کا قدم ہر مالی قربانی میں خدا تعالیٰ کے فضل سے آگے ہے اور انتظامی لحاظ سے بھی وہ باقی دنیا کی مجالس کے لئے ایک نمونہ ہیں۔ جاپان کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ باوجود اس کے کہ بہت چھوٹی جماعت ہے لیکن قربانی میں غیر معمولی طور پر ایک اعلیٰ مقام پر فائز ہے۔ دو سال پہلے تک وہاں جاپان خود کفیل نہیں تھا اور نسبتاً اُن کا چندہ اتنا کم تھا کہ باہر سے ایک خطیر رقم ان کے اخراجات پورے کرنے کے لئے بھجوانی پڑتی تھی یہاں تک کہ میں نے یہ فیصلہ کیا کہ ٹوکیو کا مشن بند کر دیا جائے اور صرف ناگویا کا مشن جاری رکھا جائے۔ اس پر جماعت نے ردّ عمل دکھایا اور احتجاجی خط ملے اور وعدے ملے کہ ہم قربانی میں آگے بڑھیں گے۔ آپ مشن بند نہ کریں۔ پھر جب میں نے دورہ کیا تو کچھ نوجوان جو نسبتاً کمزور بھی تھے ان میں بھی خدا کے فضل سے نئی زندگی پیدا ہوئی اور اب جاپان خدا کے فضل سے دونوں جگہ مشنوں میں خود کفیل ہے اور اس کے علاوہ اور کئی قسم کی قربانیوں میں بھی آگے بڑھ رہا ہے۔ تحریک جدید کے لحاظ سے جاپان کی چھوٹی سی جماعت کا چندہ (نمایاں طور پر) آگے بڑھ چکا ہے اور تمام دنیا میں فی کس چندہ دہندہ کے لحاظ سے یہ دنیا کی ہر دوسری جماعت سے آگے ہو گئی ہے۔ پس اس پہلو سے جماعت جاپان بھی قربانی کے لحاظ سے ذکر کے لائق ہے اور دعا میں یاد رکھنے کے لائق ہے۔ جہاں تک مجموعی چندوں کا موازنہ ہے ...... گذشتہ سال کے مقابل پر، یہ سال جو پیچھے گذرا ہے اس سے پہلے سال کے مقابل پر، اس گذرے سال میں ۱۲،۰۹ فیصد آمد میں اضافہ ہوا

افریقن ممالک میں ماریشس صف اول میں بھی ہے اور افریقہ میں خدا کے فضل سے پہلا بھی ہے اور ماریشس کی جماعت بھی اپنے نظم و ضبط کے لحاظ سے، باقاعدگی کے لحاظ سے اور قربانیوں میں دن بدن آگے بڑھنے کے لحاظ سے بہت ہی اچھی مثالی جماعت ہے۔

مشرق بعید کے ممالک کے اعتبار سے ترتیب یوں بنتی ہے کہ انڈونیشیا اوّل۔ جاپان دوم۔ فجی سوم اور آسٹریلیا، نیوزی لینڈ ان کے بعد آتے ہیں۔ افریقہ میں رپورٹیں پوری نہیں آئیں لیکن جو آئی ہیں ان کے لحاظ سے ماریشس پہلے پھر نائیجیریا پھر گیمبیا پھر کینیا پھر بینن پھر یوگنڈا اور بعض بڑے بڑے ممالک غانا اور سیرالیون وغیرہ کی رپورٹیں کیونکہ شامل نہیں اس لئے ان کا موازنہ پیش نہیں کیا جا سکتا۔

یورپ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جرمنی اوّل ہے، یوکے دوم، اور ناروے، اس کے بعد پھر ڈنمارک، پھر ہالینڈ، پھر سویڈن، پھر سوئٹزرلینڈ، پھر سپین، پھر بیلجیم، پھر پرتگال۔

آج میں تحریک جدید کے ستاونویں (۵۷) سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ نیکی کی جو عظیم الشان روایات جماعت پیچھے چھوڑ آئی ہے جن کا بہت ہی مختصر ذکر میں نے کیا ہے اِن روایات کو قائم رکھتے ہوئے تمام دنیا کی جماعتیں امسال بھی قربانی کے ہر میدان میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

مشرقی یورپ اور روس میں وقف عارضی کی تفاصیل

جہاں تک نئے تقاضوں کا تعلق ہے اس ضمن میں میں بہت سی باتیں چھوڑ کر وقت کے لحاظ سے صرف ایک بات آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ مشرقی یورپ اور روس میں جو نئے میدان (دعوت الی اللہ) کے کھلے ہیں ان کا بھی گہرا تعلق تحریک جدید کے آغاز سے ہے۔ تحریک جدید کے آغاز ہی میں روس اور چین اور مشرقی یورپ میں جماعت کی طرف سے باقاعدہ یا اپنے طور پر طوعی کام کرنے والے (مربیان) پہنچ چکے تھے اور اپنی قربانیوں کی ایک بہت ہی دردناک اور عظیم داستان یہ لوگ وہاں چھوڑ آئے ہیں۔ اُن قربانیوں کو وہاں سے لینا ہے اور آگے بڑھانا ہے۔ اس سلسلے میں میں وقف کی ایک تحریک کر چکا ہوں جس میں بہت سے مخلصین نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے اور میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ عارضی وقف کرنے والے جنہوں نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے انتظار کر رہے ہوں گے کہ وہ درخواستیں کہاں چلی گئیں وہ یاد رکھیں کہ اُن پر بہت توجہ کے ساتھ اور تفصیل کے ساتھ غور ہو رہا ہے اور ضروری معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں اور ضروری انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ نئی جگہوں پر اس زمانے میں اس طرح بھجوا دینا کہ کوئی شخص سر اٹھا کر جدھر رُخ بنے اس طرف چل پڑے یہ کوئی مناسب طریق نہیں ہے۔ ان تمام علاقوں کے متعلق چھان بین ہونی ضروری ہے۔ اُن کے حالات، اُن کے جغرافیائی حالات، اُن کے تاریخی حالات، اُن کے موجودہ تمدنی، اخلاقی حالات وغیرہ وغیرہ اور رہن سہن کے طریق، اخراجات کتنے اٹھیں گے اور کیا کیا دقتیں ہیں جو درپیش ہو سکتی ہیں۔ زبان کے مسائل کیسے حل ہوں گے۔ لٹریچر کیا لے کر جائیں گے۔ اجازت نامے کیسے ملیں گے۔ غرضیکہ اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں جن پر باقاعدہ بڑی توجہ اور محنت کے ساتھ تحقیق ہو رہی ہے اور کوائف مرتب ہو رہے ہیں اور موسموں کو بھی دیکھنا پڑے گا۔ کون سے موسم وہاں موزوں رہیں گے۔ جب بھی یہ تیاری ہو جائے گی تو ہم (اللہ نے چاہا تو) واقفین کو باقاعدہ ایک تفصیلی ہدایت نامہ بھجوائیں گے اور اُن کی پوری راہنمائی کریں گے کہ آپ اگر فلاں علاقے میں جانا چاہتے ہیں تو اس طرح جائیں۔ یہ یہ ضروریات ہیں۔ یہ یہ امور پیش نظر رہنے چاہئیں اور جماعت اس معاملے میں کیا مدد کر سکے گی۔ پھر بہت سے ایسے علاقے ہیں جہاں کے لئے ابھی مناسب تعداد میں لٹریچر موجود نہیں ہے اور لٹریچر بعض تو ایسے ہیں جو کتابیں اور رسالے چھپ رہے ہیں۔ بعض ابھی تیار ہو رہے ہیں۔ نئی زبانیں ہیں جن پر ہمیں کوئی اختیار نہیں۔ ابھی کوئی احمدی اُن زبانوں کا ماہر نہیں بنا۔ تو ماہرین بھی ڈھونڈنے پڑتے ہیں۔ پھر صحیح تراجم کے لئے جو احتیاطیں ضروری ہیں وہ بھی ضروری ہیں اور دقت طلب بھی ہیں تو (اللہ نے چاہا تو) آئندہ دو تین ماہ کے اندر اندر ہمارے واقفین کے رسالے کے رسالے میں امید رکھتا ہوں ان علاقوں میں جانا شروع ہو جائیں گے اور ایک دو پہلے جا بھی چکے ہیں۔ بعض لوگ جن کے پاس مالی توفیق نہیں ہوتی، وقف کرتے ہیں اُن کے متعلق میری گذارش یہ ہے کہ وہ وقف بے شک کریں لیکن اگر بعض لوگوں نے جس طرح کہ بعض ہمارے مخلصین ابھی کر رہے ہیں روپے بھجوانے شروع کئے یا وعدے کئے کہ آپ اپنی طرف سے جس کو چاہیں بھجوائیں ہم وقف میں وقت نہیں دے سکتے مگر رقم مہیا کر سکتے ہیں، ایسی رقمیں بھجوائیں اور جیسا کہ میں نے کہا بھجوا بھی رہے ہیں اور وہ اتنی کافی ہوئیں کہ سارے خواہشمندوں کو بھجوایا جا سکے تو (اللہ نے چاہا تو) سب کو بھجوائیں گے لیکن اگر اتنی کافی نہ ہوئیں تو پھر جو خواہشمند ہیں ان میں سے انتخاب کرنا ہوگا اور جو نسبتاً زیادہ اہلیت والے ہیں اُن کو بھجوا سکیں گے۔

زبانوں کے متعلق بھی معلومات بھجوائی جائیں گی لیکن یہ یاد رکھیں کہ وقف یعنی عارضی وقف کرتے وقت آپ کے ذہن میں جو بھی ملک ہے۔ مشرقی یورپ کا ہو، روس ہو یا چین ہو، جو بھی نئے ممالک ہمارے پیش نظر ہیں ان میں سے جو آپ کو زیادہ پسند ہو یا اپنا طبعی رجحان پاتے ہوں ان کی زبان سیکھنی شروع کر دیں اور سردست ابتدائی تعلیم کے لئے جو عام ٹکسالی کی یہ چھوٹی چھوٹی کتابیں یا کیسٹس وغیرہ مہیا ہیں اُن سے آپ بے شک کام لیں۔ ابتدائی تعارف ضرور ہو جانا چاہیئے۔ روزمرہ کی چند باتیں کرنی آ جائیں اور بعد میں ہم آپ کو جو لٹریچر دیں گے اُس سے بہت سی ضرورت پوری ہو جائے گی لیکن کچھ تعارف کے بعد جب آپ وہاں جائیں گے تو وہاں زبان سیکھنی زیادہ آسان ہوگی۔ پہلے سے تعارف ہو تو پھر بہت جلدی انسان رواں ہو جاتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ پانی جب خشک جگہ پہ پھینکتے ہیں تو کس طرح آہستہ آہستہ آگے بڑھتا ہے لیکن پانی کو ایک پتلی سی بھی گیلی لکیر مل جائے تو بڑی تیزی سے اس پر بہنے لگتا ہے تو پہلے اگر پانی مہیا نہیں تو گیلی لکیریں ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے اوپر ڈال لیں ۔ اُن زبان کی گیلی لکیروں پر پھر زبان روانی سے چلے گی تو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے ۔ جماعت کو بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی ، ہم آپ کے لئے پوری محنت سے تیاری کر سکیں اور آپ اپنی ذاتی ذمہ داریاں بھی ادا کریں اور دعا بہت کریں ۔ یہ آخری بات ہے لیکن ہر پہلی بات سے زیادہ افضل اور زیادہ مضبوط اور طاقتور ہے ۔ دعا میں جو برکت ہے اس کی کوئی مثال دنیا میں اور کسی تدبیر میں نہیں ہے دعا میں تدبیر اور دعا دونوں باتیں اکٹھی ہو جاتی ہیں ۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس مضمون پہ بہت ہی لطیف روشنی ڈالی ہے اور بہت ہی گہری حکیمانہ باتیں بیان فرمائی ہیں ۔ خلاصہ یہی ہے کہ دعا دنیا کی سب سے عظیم تدبیر ہے جو تدبیر پہ جال ڈالتی ہے ۔ اس سے بڑی تدبیر کیا ہوگی جو تقدیر کو اپنے دام میں لے لے اور تقدیر الٰہی اور انسانی کوششیں جب اکٹھی مل کر آگے بڑھتی ہیں تو دنیا کی کوئی طاقت ایسے آگے بڑھنے والے کی راہ نہیں روک سکتی ۔ پس ان دعاؤں سے بھی بہت کام لیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو اور یہ عظیم پہاڑ جو ہمارے سامنے کھڑے ہیں انہیں سر کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔"

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے فرمایا "اب چونکہ دن چھوٹے ہو چکے ہیں اور جب ہم جمعے کی نماز سے فارغ ہوتے ہیں تو عصر کی نماز کا وقت شروع ہو چکا ہوتا ہے کیونکہ آج کل ۲½ اور ۳ کے درمیان عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے ۔ اس لئے جب تک یہ دن چھوٹے ہیں اور ان کا تقاضا رہے گا کہ اس وقت تک ہم جمعے کے ساتھ عصر کی نماز جمع کرتے رہیں گے ۔ پس آج پہلے دن اسی ضرورت کے پیش نظر جمعے کے معاً بعد عصر کی نماز بھی ساتھ ہی پڑھی جائے گی ۔"

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم محمود احمد صاحب کارکن دفتر وصیت کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۴ ۔ نومبر ۹۰ء کو بیٹے سے نوازا ہے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مبشر احمد محمود نام عطا فرمایا ہے ۔ نومولود تحریک "وقف نو" میں شامل ہے ۔

نومولود مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب دارالصدر شمالی ربوہ کا پوتا اور مکرم میاں لطیف احمد صاحب نیشنل بنک کا نواسہ ہے

○ مکرم منظفر احمد صاحب درانی مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے تیسری بیٹی سے نوازا ہے ۔ حضور انور ایدہ اللہ نے بچی کا نام میمونہ مظفر عطا فرمایا ہے ۔ بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے

○ مکرم طاہر احمد صاحب کوارٹرز تحریک جدید ۔ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے ۔ اس کا نام سلمان احمد فارسی رکھا گیا ہے ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے ۔

تقریب شادی

○ مکرم سعید الرحمٰن صاحب ابن مکرم حنیف الرحمان صاحب آف لنڈن کی شادی ہمراہ عزیزہ شمسہ حق صاحبہ بنت مکرم ضیاء الحق سیٹھی صاحب امیر جماعت جہلم یکم دسمبر کو ہوئی ۔ بارات کے ربوہ سے جہلم پہنچنے پر مکرم اظہر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے ۳ ہزار پونڈ حق مہر پر نکاح پڑھایا ۔ رخصتانہ کی تقریب میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے دعا کروائی ۔ مورخہ ۲ ۔ دسمبر ۹۰ء کو ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا ۔ عزیز سعید الرحمٰن صاحب مکرم قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ کے پڑنواسے اور حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری کے پوتے ہیں ۔

○ مکرم چوہدری منور احمد صاحب ابن مکرم چوہدری نور احمد صاحب امیر ضلع تھرپارکر کی شادی مورخہ ۲۳ ۔ نومبر ۹۰ء بروز جمعۃ المبارک عمل میں آئی ۔ بارات میرپور خاص سے عزیز آباد کراچی پہنچی ۔ مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان کا نکاح محترمہ مریم صادق صاحبہ بنت مکرم مرزا صادق علی صاحب سے بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پڑھا اور دعا کرائی ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے ۔

خبریں

ملکی خبریں

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کی ہدایت پر دو سابق وفاقی وزراء ظفر علی شاہ اور پرویز علی شاہ نے وزیر اعظم سے سکھر میں ملاقات کی ۔ موجودہ حکومت کا پیپلز پارٹی سے اعلیٰ سطح پر یہ پہلا رابطہ ہے ۔ پیپلز پارٹی کے وفد نے مسٹر آصف علی زرداری کی رہائی پر زور دیا ۔ وزیر اعظم نے کہا کہ میری حکومت جمہوری روایات کے مطابق پیپلز پارٹی کو احترام اور وقار دے گی ۔

○ وزیر اعظم کی طرف سے سندھ کی ترقی کے لئے ۱۰ ارب روپے کے فنڈ کا اعلان کیا گیا ہے ۔

○ صدر غلام اسحاق خان نے کہا ہے کہ صدارتی نظام نافذ کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو ، چیئرپرسن پیپلز پارٹی نے کہا ہے کہ مہنگائی کا پہاڑ کھڑا کر دیا گیا ہے ۔ مگر اب سارے مفاد پرست چھپ رہے ہیں ۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ سیاسی میدان میں کوئی دوسرا ہمارے کارکنوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا ۔

○ سی ڈی اے کے سابق ممبر پلاننگ نے بے نظیر بھٹو کے خلاف ریفرنس کے دوران عدالت کو بتایا ہے کہ لیک ویو ہوٹل کے لئے اب تک زمین الاٹ نہیں ہوئی ۔

○ بھارتی ہائی کمشنر نے بتایا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان فوجوں میں کمی کرنے کے لئے مذاکرات جاری ہیں ۔ ایک دوسرے کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ نہ کرنے کے معاہدے کا مسودہ تیار ہے ۔ انہوں نے اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ امریکی امداد کے سلسلے میں جنرل اسلم بیگ اور وزیر اعظم کے بیانات میں تضاد ہے ۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارت کے صوبے حیدر آباد اور اجودھیا میں مسلم کش فسادات کے دوران ۱۴۵ افراد ہلاک اور ۵۰۰ زخمی ہو گئے ہیں ۔ بعض جگہ زندہ جلا دینے کی بھی خبریں ملی ہیں ۔ حیدر آباد اور دیگر علاقوں میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے ۔

○ عراق اور امریکہ کے درمیان مذاکرات کی تاریخوں کے بارے میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے ۔

○ امریکہ کے صدر بش نے کہا ہے کہ خلیج میں جنگ کی خاطر سفارت کاروں کی ہلاکت کی پرواہ نہیں کریں گے ۔ ایک اخباری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ غیر ملکیوں کی رہائی کے اعلان کے باوجود خلیج کا مسئلہ حل ہوتا نظر نہیں آ رہا ۔

○ بنگلہ دیش کے قائمقام صدر مسٹر جسٹس شہاب الدین نے سابق بیوروکریٹس اور سیکیورٹی حکام پر مشتمل عبوری حکومت کے قیام کا اعلان کیا ہے ۔ جو انتخابات کے انعقاد تک ملک کا نظم و نسق سنبھالے گی ۔ ۱۶ ، ۱۷ رکنی مشاورتی کونسل کابینہ کی جگہ پر کام کرے گی ۔

○ شمالی انگلینڈ میں برفانی طوفان کے باعث کاروبار زندگی مفلوج ہو کر رہ گیا ہے ۔ برف پڑتے اور درخت گرنے سے سڑکیں بند ہو گئیں ۔ ٹریفک جام ہو گئی ۔

○ سعودی عرب کی حکومت نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ اس نے کویت سے عراق کے انخلا کے بدلے اسے کویت جیسی مراعات دینے سے اتفاق کر لیا ہے ۔ ایک سعودی ترجمان نے کہا ہے کہ اس قسم کی اطلاعات بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں ہم کویت سے عراقی فوج کی غیر مشروط واپسی چاہتے ہیں ۔

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد | مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ | مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔ سین

صحافیوں کا ضابطۂ اخلاق

(بھارتی پنجاب میں)

کوئی باغی اپنے آپ کو باغی نہیں کہلوانا چاہے گا۔ اور اگر ایک عرصے تک اسے باغی کہا جاتا رہے تو جب بھی اسے موقعہ ملے گا وہ اس بات پر زور دے گا کہ اسے باغی نہ کہا جائے۔ اور ویسے بھی باغیوں کو جو شخص باغی کہتا ہے یہ اس کی اپنی طاقت پر منحصر ہے کہ وہ یہ بات کہہ سکتا ہے یا نہیں۔ مثال کے طور پر ۱۸۵۷ء میں ہندوستان میں جو واقعہ ہوا اسے ایک لمبے عرصے تک غدر کہا جاتا رہا۔ اور اسے غدر ان لوگوں نے سب سے پہلے کہا جن کے خلاف یہ تحریک چلائی گئی تھی۔ وہ طاقت میں تھے اور ان کے خلاف جو بھی تحریک چلاتا اسے جو چاہتے وہ کہہ سکتے تھے۔ لیکن پھر ایک ایسا وقت آیا جب ہندوستانیوں نے اس واقعے کو ہندوستان کی آزادی کی تحریک کا نام دے دیا۔ واقعہ تو ایک ہی تھا لیکن نظریے دو تھے۔ زاویہ نگاہ بھی دو تھے پہلے اسے غدر کہا گیا پھر اسے آزادی کی تحریک اس وقت ہندوستان میں پنجاب کے صوبے میں سکھوں نے یہ تحریک شروع کر رکھی ہے کہ انہیں ایک آزاد صوبے کی حیثیت سے مانا جائے اور یہ آزاد صوبہ سکھوں کے ہاتھ ہونا چاہیئے۔ اس سلسلے میں قتل و غارت ہو رہا ہے سکھ مارے جا رہے ہیں۔ ہندو گولیوں کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں۔ حکومت کے افسروں کی زندگی خطرے میں ہے اور ان میں سے بہت سے لوگ ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس تحریک کے آغاز پر دربار صاحب میں بھنڈرانوالے اور اس کے ساتھی کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ اور اس سے سکھوں میں اس تحریک کو اور بھی مضبوط کرنے کا جذبہ اور حوصلہ پیدا ہوا۔ چنانچہ اب ہر روز یہ خبر ملتی ہے کہ فلاں جگہ اتنے ہندو مارے گئے۔ فلاں جگہ ایک سکھ مارا گیا جسے وہ تشدد پسند کہتے ہیں۔ گویا کہ جو لوگ اپنے لئے آزادی مانگ رہے ہیں انہیں تشدد پسند کہا جاتا ہے۔ ہندوستان کے تمام اخبارات ان سکھوں کو جو آزادی کی تحریک چلا رہے ہیں تشدد پسند کہتے ہیں اب سکھوں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ جو شخص انہیں تشدد پسند کہے گا۔ اسے سزا دی جائے گی۔ ہو سکتا ہے کہ یہ سزا موت کی حد تک لے جائی جائے

چنانچہ فوری طور پر ہندوستان کے تمام بڑے ذرائع ابلاغ کی انتظامیہ نے یہ فیصلے کئے ہیں کہ سکھوں کو انتہا پسند یا تشدد پسند نہ کہا جائے۔ دراصل سکھوں نے اس سلسلے میں ایک ضابطہ اخلاق جاری کیا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ ان کی تحریک کو اگر کوئی تشدد پسند تحریک کہے گا تو وہ سزا کا مستحق سمجھا جائے گا ان کے پانچ پنتھی جو اس تحریک کو چلا رہے ہیں اور جن کی جائے رہائش کا کسی کو علم نہیں۔ انہوں نے دستخط کر کے یہ ضابطہ اخلاق پیش کیا ہے۔ سزا کے متعلق جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں وہ ہیں یادگاری سزا اور خاص طور پر صحافیوں کو اس ضابطۂ اخلاق میں خطاب کیا گیا ہے۔ گذشتہ دو ہفتوں میں سکھوں نے تقریباً ۱۶ افراد یومیہ پنجاب میں موت کے گھاٹ اتارے اور یہ سب کارروائیاں انہوں نے چھپ چھپا کر کی ہیں۔ کہیں انہوں نے گولیاں چلائیں اور کہیں بم پھینکے گئے کہیں بسوں کو روک کر اور ان میں سے ہندو افراد کو نکال کر گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ اس سال پنجاب میں ۲۹۲۰ افراد کو قتل کیا گیا ہے اور جس روز تعداد ۲۹۲۰ پہنچی تھی اس دن سے لے کر اب تک کئی مزید افراد قتل ہو چکے ہوں گے۔ یہ ضابطہ اخلاق جو چنڈی گڑھ میں تمام اخبارات اور ذرائع ابلاغ کے دفاتر کو پہنچایا گیا ہے یکم دسمبر سے پوری طرح لاگو کیا جائے گا۔ تمام اخبارات اور ذرائع ابلاغ نے تشدد پسند کی جگہ جنگجو کا لفظ استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔

سنا تھا۔ جہاں تک بیرونی ممالک کے اخبارات کے نمائندوں کا تعلق ہے وہ ہمیشہ انہیں EXTREMIST ریڈیکلز یا ملی ٹینٹس جنگجو کہتے رہے ہیں۔ بعض صحافیوں نے جو اپنا نام بتانا نہیں چاہتے یہ بھی بتایا ہے کہ سکھوں کی طرف سے دو تین ہفتوں سے یہ انتباہ کیا جاتا رہا تھا کہ اگر کسی صحافی سے انہیں تشدد پسند کہا تو وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ یہ انتباہ عام طور پر ٹیلیفون کے ذریعے کیا جاتا تھا۔ البتہ جہاں تک پولیس کا تعلق ہے وہ انہیں تشدد پسند کہنے پر مصر ہے۔ اور جہاں کہیں کوئی ہندو مارا جاتا ہے وہاں سکھوں کی اس کارروائی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ۱۹۸۲ء سے لے کر اب تک ۳۲ صحافی اور ۶۲ اخبار فروش سکھوں کو تشدد پسند کہنے کی وجہ سے قتل کئے جا چکے ہیں۔ پانچ پنتھی جو سکھوں کی اس تحریک کے سربراہ ہیں اور جن کی رہائش گاہ کا کسی کو علم نہیں۔ پولیس ان کی تلاش میں رہتی ہے لیکن وہ آج تک کسی ایک کو بھی گرفتار کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔

پنجاب میں تو سکھوں کی تعداد ہندوؤں سے کسی قدر زیادہ ہے لیکن سارے ہندوستان کی آبادی کے لحاظ سے وہ صرف ۲ فی صدی ہیں لیکن سارے ہندوستان سے تو انہیں کچھ واسطہ نہیں وہ صرف پنجاب میں جہاں ان کی آبادی ہندوؤں سے زیادہ ہے اس بات کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ اس علاقے کو سکھوں کی آزاد ریاست بنایا جائے اور اسے خالصتان کہا جائے ایسی تحریکیں وقتی طور پر دبائی تو جا سکتی ہیں لیکن اکثر بار بار سر اٹھانے کی روایت زندہ رہتی ہے خدا جانے پنجاب کو کب تک اس روایت سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اور کیا واقعی وہاں خالصتان کی ریاست بن جائے گی۔ یا محض یہ تحریک بار بار سر اٹھانے سے ساری آبادی کو پریشان کرے گی۔ اس کے متعلق کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔

امریکہ کی افریقہ میں دلچسپی

موزمبیق دنیا کا غریب ترین ملک سمجھا جاتا ہے۔ یا یہ کہہ سکتے ہیں کہ دنیا کے غریب ترین ملکوں میں سے ایک ملک ہے کبھی کمیونزم کی پالیسی اختیار کرتا ہے اور کبھی آزاد مارکٹ۔ اب حال ہی میں کمیونزم کو ترک کر کے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آزاد دنیا کی طرح اسے ملٹی پارٹی پولیٹیکل سسٹم دیا جائے۔ آزادانہ انتخابات کروائے جائیں۔ ان امور کی حامل نئی کانسٹی ٹیوشن جلد منظور کئے جانے کا امکان ہے۔ موزمبیق کے صدر نے کہا ہے کہ وہ چاہتے ہیں ایسا جلد ہو سکے تاکہ مخالف پارٹی جو اس وقت باہر سے اپنا اثر ڈال رہی ہے۔ اسکے ضرر کو کم کیا جا سکے۔

موزمبیق کی حکومت نے روم میں مقیم اپنے مخالفوں سے کئی ملاقاتیں کی ہیں۔ مخالف پارٹی کا نام موزمبیق احتجاجی تحریک ہے۔ اور اسے رینامو (RENAMO) کہا جاتا ہے جبکہ برسر اقتدار پارٹی کو فریلیمو (FRELIMO) کہا جاتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مخالف پارٹی کی سرپرستی ساؤتھ افریقہ کے لوگ یا حکومت کر رہی ہے۔ اور یہ معاملہ ۱۹۷۵ء سے شروع ہے جب کہ موزمبیق نے پرتگال سے آزادی حاصل کی تھی۔

یہ ساری باتیں امریکہ کی سینیٹر باربرا میکولسکی ([illegible]) کو ماپوتو میں چیسانو جو موزمبیق کے صدر ہیں نے بتائیں۔ میکولسکی کا افریقہ کا یہ پہلا دورہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ چیسانو کے ساتھ میری ملاقات مثبت رہی ہے۔ دراصل وہ اس دورے میں ۶ افریقن ممالک میں جانے کا پروگرام بنا کر آئی تھیں جس میں اپروپری ایشن کمیٹی کے ممبرز اور ہاؤس سلیکٹ کمیٹی کے ممبرز بھی شامل ہیں۔ انہوں نے ایک ایسا پراجیکٹ بھی دیکھا۔ جو امریکہ کی فراہم کردہ رقوم سے چل رہا ہے۔ اسمیں ان لوگوں کی امداد کی جاتی ہے۔ جنہوں نے جنگ کے دوران اپنے جسم کا کوئی عضو کھو دیا تھا۔ اس پراجیکٹ کو ۲۶۵ ملین ڈالر امریکہ کی طرف سے ملے تھے۔ اس وفد نے کینیا، یوگنڈا، لیسوتھو، اور زمبابوے کا بھی دورہ کیا۔ تاکہ وہاں کی آبادی اور شرح آبادی پر غور کیا جا سکے۔ ماحولیات اور صحت کے مسائل کا بھی اندازہ لگایا جا سکے۔ اور ان باتوں کے ساتھ انسانی حقوق کے جو مسائل وہاں موجود ہیں۔ ان کے متعلق بھی مقامی حکام سے گفت و شنید کی جا سکے۔ میکولسکی نے کہا کہ ہمارے اس دورے کا مقصد یہ بتانا بھی ہے کہ کانگریس کو افریقہ میں جو دلچسپی ہے اس کا تسلسل ٹوٹنے نہیں پایا۔ اگرچہ یہاں بہت سی تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں اور لوگوں کا خیال یہ تھا کہ امریکہ ان علاقوں میں اپنی دلچسپی کھو بیٹھے گا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔

چونکہ میکولسکی کا سینیٹ میں اس کمیٹی سے تعلق ہے جو ضرورت مند ملکوں کو فنڈ مہیا کرتی ہے اس لئے انہوں نے مناسب سمجھا کہ دورہ کر کے وہ یہ بات معلوم کریں کہ ان کی طرف سے ادا کردہ فنڈ کس طرح خرچ کئے جا رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ افریقہ اسوقت جس حالت میں سے گذر رہا ہے۔ اسے سپر پاور ملکوں کی مدد کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ سپر پاور والے ملکوں کو بھی افریقہ کی ضرورت ہے۔ افریقہ بہت بڑا علاقہ ہے اور ترقی کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور اس بات کا شوق بھی رکھتا ہے کہ وہ باقی دنیا کے متوازی آ سکے۔ اور اس طرح سپر پاور والے ملکوں کی مدد کا باعث بن سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۷۸۳۵ میں نویدہ مبشر زوجہ سید مبشر احمد مظہر آف چک 157/N.P ضلع بہاولپور قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 99/2 پی اے ایف رسالپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۰/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی ۷۸ گرام مالیتی ۸,۳۵۰/- روپے (۲) حق مہر ۱۰,۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نویدہ مبشر زوجہ سید مبشر احمد مظہر 99/2 پی اے ایف رسالپور۔ گواہ شد نمبر۱۔ قاضی محمد شفیق وصیت نمبر ۱۱۴۲۱۔ گواہ شد نمبر۲۔ سید مبشر احمد وصیت نمبر ۲۴۱۹۴۔

مسل ۲۷۸۳۶ میں منیر احمد ظفر ولد نذیر احمد اقبال دار النصر غربی ربوہ قوم بھٹی ساکن ۱/۲۲ دار النصر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۰/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۸۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منیر احمد ظفر کوارٹر 139/8 پی اے ایف رسالپور۔ گواہ شد نمبر۱ قاضی محمد شفیق وصیت نمبر ۱۱۴۲۱۔ گواہ شد نمبر۲۔ سید مبشر احمد مظہر وصیت نمبر ۲۴۱۹۴۔

مسل ۲۷۸۳۷ میں شاہدہ منیر زوجہ منیر احمد ظفر قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ½۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱/۲۲ دار النصر غربی حال کوارٹر 139/8 P.A.F اکیڈمی رسالپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۰/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۵۰۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی بالیاں ۵ ماشہ انگوٹھی ½۲ ماشہ مالیتی ۲۴۱۰/- روپے (۳) ناک کی تیلی مالیتی ۲۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شاہدہ منیر کوارٹر نمبر 139/8 PAF رسالپور گواہ شد نمبر۱ قاضی محمد شفیق وصیت نمبر ۱۱۴۲۱ گواہ شد نمبر۲۔ سید مبشر احمد مظہر وصیت نمبر ۲۴۱۹۴۔

مسل ۲۷۸۳۸ میں شریف احمد ولد میاں روشن دین آف مونگ ضلع گجرات قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹۹/۱ پی اے ایف اکیڈمی رسالپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۰/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان واقع مونگ ضلع گجرات مالیتی ۴۰,۰۰۰/- روپے (۲) پلاٹ برقبہ ۵ مرلہ واقع نصرت آباد کھچیاں روڈ ربوہ مالیتی ۱۵,۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۷۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ شریف احمد ۹۹/۱ پی اے ایف اکیڈمی رسالپور۔ گواہ شد نمبر۱ سید مبشر احمد مظہر وصیت نمبر ۲۴۱۹۴ گواہ شد نمبر۲۔ قاضی محمد شفیق وصیت نمبر ۱۱۴۲۱۔

مسل ۲۷۸۳۹ میں رشیدہ بیگم زوجہ شریف احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ مغرب مونگ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۰/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۱۱۰۰۰/- روپے (۲) طلائی بالیاں وزنی ۶ ماشہ مالیتی ۱۵۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رشیدہ بیگم زوجہ شریف احمد ۹۹/۱ پی اے ایف رسالپور۔ گواہ شد نمبر۱ قاضی محمد شفیق وصیت نمبر ۱۱۴۲۱۔ گواہ شد نمبر۲۔ سید مبشر احمد مظہر وصیت نمبر ۲۴۱۹۴۔

مسل ۲۷۸۴۰ میں امتہ الرشید زوجہ چوہدری بشیر احمد باجوہ قوم کاہلوں جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منڈیکی بیریاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۱۰۰۰/- روپے جو بصورت زیورات وصول ہو گیا ہے جن کا وزن ایک تولہ نو ماشہ ہے اور موجودہ قیمت ۶۳۰۰/- روپے ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الرشید بمقام منڈیکی بیریاں ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر۱ منظور احمد ناصر انسپکٹر مال سیالکوٹ گواہ شد نمبر۲۔ بشیر احمد باجوہ خاوند موصیہ

اگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے تو غریبوں کی مدد کیجیے۔

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

ڈاکٹرز! DOCTORS
گذشتہ ۳۰ سالوں میں کیوریٹو ہومیوپیتھی نے بہت سی امراض کے ایسے کامیاب اور مجرب کورسز پیش کئے ہیں جن سے آپریشن کے کیس SURGICAL CASE بغیر آپریشن کے انہی کیوریٹو ادویات سے ٹھیک ہو گئے آپ بھی ہمارے ساتھ آئیں۔ ریسرچ میں شامل ہوں اور آپریشن سے پہلے کیوریٹو ادویات آزما کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔
لٹریچر اور سیمپلز فری
کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ
فون ۶۶۱ / ۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

حبوب مُفید اٹھرا ۔/۱۵ ، ۔/۴۵	اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۔/۱۵۰	زدجامِ عشق ۔/۱۲۰
تریاق معدہ ۔/۸ ، ۔/۱۶	رَوشن کاجل ۔/۵	سُرمہ جواہر ۔/۵

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار۔ ربوہ
فون ۶۳۴

روائتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ
فون
دکان : ۶۴۹
رہائش : ۸۴۱

نرینہ اولاد سے محروم ۔ بے اولاد ۔ اٹھراء ۔ سوکھا ۔ گرمی ۔ گیس کا علاج کرنیوالے
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
زیر نگرانی
حکیم عبد الحمید اعوان
ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۱۹۰ فون ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ ۴۳۱۔
برانچیں
ربوہ : اقصیٰ چوک نزد ڈیلر بکس۔ ملتان : نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ۔ لاہور : جوہر ٹاؤن سکیم فیز I آخری سٹاپ بالمقابل مسجد چک مزنگ نزد ممتاز مارکیٹ نیو کیمپس روڈ۔ چوک قلعہ کالروالہ ، تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ ۔
کراچی : محمود آباد ۳/۲ نزد شبینہ ڈاکخانہ
خواتین کے لئے انتظام کیساتھ

ظہیر پلاسٹک کمپنی
فون ۶۱۳۸۶۳
ہر قسم کے لفافے پلاسٹک شاپنگ بیگ اور چھتوں کیلئے پلاسٹک بازار سے بارعایت خریدیں۔
پروپرائیٹر : شیخ ظہیر احمد شاہین۔
گول امین پور بازار نزد بیت الفضل فیصل آباد

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری کیلئے سُپروائزر کی ضرورت ہے۔ جسکی عمر کم از کم ۳۰ سال اور تعلیم کم از کم میٹرک ہو۔ اسکے علاوہ ہمیں دکان کیلئے سیلز مین کی ضرورت ہے۔ تعلیم کم از کم میٹرک ہو۔
میاں بھائی ۱۰۔ منٹگمری روڈ ۔ لاہور
فون : ۲۲۳۳۷۲
۲۲۳۳۷۳

ضروری اعلان
احباب کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ خاکسار نے اپنی دکان تبدیل کر لی ہے۔ نئی دکان ذیشان جنرل سٹور ۔ اقصیٰ روڈ کے ساتھ ہے۔
میاں نسیم احمد طاہر گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ
فون دکان : ۸۳۷
فون گھر : ۷۱۷

مُراد جیولرز
ریلبازار فیصل آباد
خصوصی رعایت
فون ۲۶۰۸۲
زیورات کے اعلیٰ ڈیزائن
سونے کی پوری گارنٹی آپکی خدمت میں پیش کرتے ہیں
فون
۳۲۷۴۰
۲۷۷۶۷
مُراد کلاتھ ہاؤس ریلبازار فیصل آباد